شارح بخاری
علامہ مفتی شریف الحق امجدی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کی نظر میں
دعوتِ اسلامی اور
امیر دعوت اسلامی

منقبت امیر اہل سنت

میرے عطار کا یوم ولادت

میرے عطار کا یوم ولادت جو ہم پاتے ہیں
خدا کی حمد کرتے ہیں شکر کے سجدے لٹاتے ہیں

فداکاری کو مشتاقِ نبی گردن بڑھاتے ہیں
امیر اہلسنت اپنی جب انگلی اٹھاتے ہیں

نکل جاتی ہیں چیخیں عاشقوں کے دل سے اس ساعت
خدا کی یاد میں عطار جب آنسو بہاتے ہیں

برآمد ہوتی ہیں آہیں دلوں سے بیقراری میں
ہمارے پیشوائے پاک جب توبہ کراتے ہیں

زمانہ گنبدِ خضرا سے فیض خاص پاتا ہے
جواں جب دعوت اسلامی کا پرچم اٹھاتے ہیں

جوانوں میں فدائیت کا جذبہ جاگ اٹھتا ہے
امیر اہلسنت ایسا پیمانہ پلاتے ہیں

وسائل کو جھکا دیتا ہے خود رب انکے قدموں میں
جو اپنا سارا تن من دھن شہ دیں پہ لٹاتے ہیں

مسلماں خوابِ غفلت چھوڑ کر بیدار ہوتے ہیں
امیر اہلسنت دیں کا وہ نسخہ بتاتے ہیں

معطر رہتی ہے صلو علیہ سے سدا محفل
جہاں بھی رہتے ہیں مستانے خوشبو انکی پاتے ہیں

حرم بغداد و اجمیر و بریلی شہر داتا میں
جہاں دیکھو وہاں عطاری عطرِ دیں لٹاتے ہیں

جہاں میں عام ہو کس طرح ہر طبقے میں نورِ دیں
ہر اک دن نت نئی ترکیب دعوت کی بتاتے ہیں

طبیب حاذق اک بیٹھا ہے فیضانِ مدینہ میں
سنا ہے دردِ دل والے وہاں کثرت سے آتے ہیں

غم دیں الفت سرکار میں حال مسلم پر
میر اہلسنت روتے ہیں سب کو رلاتے ہیں

یہاں کی خاصیت کیا ہے یہاں کیا درس ملتا ہے
بس اتنی بات ہے ہم جسکا کھاتے اس کا گاتے ہیں

بڑے محبوب ہیں دن بدر وہ اہلِ عقیدت کو
وہ دن اللہ کے محبوبوں سے نسبت جو پاتے ہیں

۲۴ رمضان ۱۴۳۷ھ

از: خلیفہ مفتئ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا بدر القادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کام نہ ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ "محدث اعظم پاکستان" حضرت مولانا سردار احمد صاحب کا لقب ہے جو ان کی خدمت حدیث سے متاثر ہو کر اہل سنت کے عوام و خواص نے دیا، اس کے لیے نہ نص قرآنی کی حاجت ہے، نہ ارشادات حدیث کی، نہ اقوال علما کی۔ لقب رکھنے کے لیے معنی لغوی کے ساتھ ادنیٰ مناسبت کافی ہوتی ہے، من کل الوجوہ اس کا صدق لازم نہیں اس سے قطع نظر کرتے ہوئے اگر محدث کے معنی مصطلح عند الشرع دیکھا جائے تو یہ معنی یقیناً حتماً حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں پائے جاتے ہیں کہ آپ کی عمر مبارک کا کثیر حصہ احادیث نبویہ کی نشر و اشاعت، تعلیم و تدریس میں بسر ہوا۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان، ہندوستان کے علاوہ ممالک غیر میں بھی سیکڑوں وہ تلامذہ حضرت والا کے موجود ہیں جنھوں نے آپ سے احادیث پڑھیں۔ اور سندیں لیں، ہندوستان رہے تو یہاں کے حلقہ درس میں ہندوستان کے تمام سنی مدارس سے زیادہ آپ کے یہاں دورۂ حدیث میں طلبہ پائے جاتے تھے، پاکستان گئے تو تھوڑی مدت میں تشنگان علم حدیث کے مرجع اعظم بن گئے اس لیے آپ کی ذات یقیناً اس کی مستحق تھی کہ "محدث اعظم" کا لقب پائی اس پر اعتراض کرنا حضرت والا درجات کے احوال سے ناواقفی کی بنیاد پر ہو سکتا ہے، جو آپ کے تبحر علمی سے خصوصاً علم حدیث سے واقف ہے وہ تسلیم کرے گا کہ آپ کا لقب بالکل درست اور صحیح ہے امید ہے اب آپ کو ہر طرح اطمینان ہو گیا ہو گا اور اب کوئی شک و شبہہ نہ رہا ہو گا۔ واللہ تعالیٰ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد شریف الحق امجدی اعظمی غفرلہٗ
رضوی دار الافتا، محلہ سوداگران، بریلی شریف

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر مصطفیٰ رضا خاں غفرلہٗ

امیر دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس قادری صاحب کا کسی بدمذہب سے کوئی تعلق نہیں۔

مسئولہ: عبد السلام قادری چاندنی مسجد، پربھاس پاٹن، سومنات، ضلع جوناگڑھ (گجرات) ۲۲ محرم ۱۴۲۰ھ

مسئلہ- امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس قادری صاحب سنی صحیح العقیدہ ہیں یا نہیں؟ کیا ان کا ملنا جلنا تبلیغیوں اور بدمذہب فرقوں سے ہے؟ تحقیق کے ساتھ جواب عطا فرمائیں۔

الجواب

دعوت اسلامی کے بانی اور امیر جناب مولانا محمد الیاس صاحب قادری صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہیں اور مسلک اعلیٰ حضرت کے پابند بلکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے سلسلے میں مرید ہیں اور اسی سلسلہ کے خلیفہ ہیں

اور لوگوں کو اسی سلسلے میں مرید کرتے ہیں، یہ مرید ہیں حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے۔ اور خلیفہ ہیں ان کے شہزادے حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کے، اور حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرید اور خلیفہ ہیں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے۔ کسی تبلیغی اور بدمذہبوں سے ان کا میل جول نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مولانا محمد الیاس قادری مسلک اعلیٰ حضرت کے پابند متقی و پرہیز گار ہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرا عمامہ باندھا ہے؟ لفظ مدینہ شعار بنا لینے میں جرم نہیں؟ افترا باندھ کر سوال کرنا ڈبل جرم ہے؟ واقعہ کی تحقیق کر کے سوال کرنا لازم ہے۔ یہ کہنا کیسا ہے کہ میں نے اعلیٰ حضرت کو معیار بنا لیا وہ چاہیں جنت میں لے جائیں یا دوزخ میں؟

مسئولہ: برحمت اللہ رضوی، نوری ریڈی میڈ اسٹور، جامع مسجد کے بازو مومن پورہ، (ناگپور) ۵، ذوقعدہ ۱۴۱۸ھ

مسئلہ — سنی بڑی مسجد مدنپورہ میں زید امام ہے اس نے اپنی مسجد میں الیاس قادری جو غیر عالم ایک گروہ جس لی پگڑی ہری ہے اس کا بانی ہے اس کی آمد پر جلسہ منعقد کرایا۔ گروہ ہری پگڑی کے افراد جب نعت مصطفی علیہ التحیۃ والثنا پڑھتے ہیں تو یہ صدا بلند کرتے ہیں کہ سرکار کی آمد مرحبا، دلدار کی آمد مرحبا، ابرار و اخیار کی آمد مرحبا اور یہی سارے نعرے اپنے بانی گروہ الیاس قادری کی آمد پر لگا کر استقبال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سرکار کی آمد مرحبا، دلدار کی آمد مرحبا، عطار کی آمد مرحبا، مرشد کی آمد مرحبا، دیوار بھی سنے زمین بھی سنے آسمان بھی سنے سب سن لیں سب زور سے مل کر بولو مرحبا۔ بانی گروہ الیاس قادری نے دوران تقریر کہا کہ ہم اعلیٰ حضرت کا دامن پکڑے ہیں، چاہے وہ جنت میں لے جائیں یا جہنم میں اور کہا کہ اگر کوئی کہے کہ ہم خدا کے سوا کسی سے مدد نہیں مانگتے تو ہم اس پر بحث نہیں کریں گے بلکہ ہم اتنی دیر میں سبحان اللہ کہہ کر جنت میں درخت لگاتے جائیں گے۔ زید امام یہ کہتا ہوا کہ شال کا رنگ ہرا ہے اور گنبد خضریٰ کا بھی رنگ ہرا ہے میں یہ ہرا شال بانی گروہ الیاس قادری کو پیش کر رہا ہوں اور تعمیری انتظامیہ کمیٹی سنی بڑی مسجد کے جنرل سکریٹری عبد الرحیم انصاری نے بانی گروہ کی گل پوشی کی۔ آخر میں بانی گروہ الیاس قادری نے سارے مجمع کو مرید کیا یہ کہتے ہوئے کہ جو لوگ کسی سے مرید ہوں وہ طالب ہو جائیں جیسا پڑھایا ویسا سارا مجمع مل کر پڑھتا رہا زید امام بھی پڑھنے میں شامل رہا۔ وہ شریک دعا رہا، اور یہ ہری پگڑی، ہری ٹوپی والے گروہ آپس میں ایک دوسرے کو مدینہ مدینہ کہہ کر پکارتے

ہیں۔ اگر کھانا کھانے کے لیے بلانا ہوا تو مدینہ کہہ کر بلاتے ہیں جواب دوسرا مدینہ کہہ کر اثبات یا نفی کرتا ہے اور اگر ایک بیت الخلا میں ہے تو باہر والا کہتا ہے کہ مدینہ باہر آؤ، اندر والا جواب دیتا ہے کہ مدینہ فراغت نہیں ہوئی۔ آیا ایسے جملے استعمال کرنے والے گروہ و زید امام، سامعین پر شریعت مطہرہ کیا حکم نافذ کرتی ہے مفصل حکم شرع بیان فرما کر ہم اہل سنت کی رہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

مولانا محمد الیاس قادری دعوت اسلامی کے بانی زید مجدہم انتہائی ذہین، فطین قوی الحافظہ انسان ہیں اور مطالعہ کے بے حد شوقین وسیع المطالعہ بزرگ ہیں، عقائد و احکام کے جزئیات اتنے زیادہ ان کو یاد ہیں کہ آج کل کے درس نظامیہ کے فارغ التحصیل اور بہت سے مشہور علما کو اس کا عشر عشیر بھی محفوظ نہیں۔ صحیح العقیدہ سنی پابند شرع مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مسلک کے پابند، انتہائی متقی اور پرہیزگار انسان ہیں۔ انھیں سب وجوہ کی بنا پر اللہ عزوجل نے ان کی زبان میں تاثیر دی ہے اور ان کے کام میں برکت عطا فرمائی ہے۔ ہزاروں بدمذہب ان کی وجہ سے صحیح العقیدہ سنی ہوئے، لاکھوں لاکھ افراد شریعت کے پابند بنے جس کی نظیر اس وقت کسی بھی عالم یا پیر کے تلامذہ یا مریدین میں نہیں۔ پگڑی باندھنا سنت ہے، علما تک نے چھوڑ دیا ہے، پیر صاحبان نے چھوڑ دیا ہے۔ ان کی تبلیغ سے لاکھوں افراد ہرا عمامہ باندھنے لگے ہیں۔ چوں کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ہرا عمامہ باندھا ہے اس لیے انھوں نے ہرے عمامہ کو اختیار کیا۔ آپ نے تحقیراً ان کو ہری پگڑی والے کہا اس سے آئندہ احتراز کریں۔ داڑھی منڈانے اور کتروانے کا رواج عام ہے بڑے بڑے پیر صاحبان کے خصوصی مریدین داڑھیاں منڈاتے ہیں۔ پیر صاحب ان سے داڑھی نہیں رکھوا سکتے انھوں نے لاکھوں گریجویٹ اور لکھ پتیوں کے بچوں کو داڑھیاں رکھوادیں۔ آپ نے ان کے کلمات کی نقل کرنے میں تغیر و تبدل بھی کیا ہے اور کتر بیونت بھی کی ہے۔ آپ خود سوچیے کہ کیا یہ کوئی اچھی بات ہے انھوں نے اپنی تقریر میں یہ کہا تھا۔ میں نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنا معیار بنا لیا ہے اور ان کا دامن مضبوطی سے پکڑ لیا ہے اب ان کی مرضی ہے وہ چاہیں جنت میں لے جائیں، چاہیں دوزخ میں ڈال دیں۔ معاذ اللہ عزوجل یہ بطور مبالغہ عرض کر رہا ہوں کہ میرے اعلیٰ حضرت مجھے جنت میں لے جائیں یا دوزخ میں لے جائیں گے۔ یہ یقین ہے کہ میرے اعلیٰ حضرت مجھے جنت میں ایسی جگہ پہنچائیں گے جہاں سے چھپ چھپ کر اپنے آقا ﷺ کو دیکھا کروں گا۔ اس پر میرا مفصل فتویٰ موجود ہے۔ جو میں آپ کے سوال کے جواب کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔[1]

(۱) پوری عبارت دوسرے فتویٰ میں ہے جو اس فتویٰ کے اخیر میں شامل ہے۔

البتہ اس سوال میں یہ بھی تھا کہ بکر نے زید کو کافر کہا ہے سائل سے میں نے پوچھا بھی کہ یہ بکر کون ہے تو اس نے کہا کہ کچھ لوگ ہیں میں نے یہ سمجھا کہ کوئی بے پڑھا لکھا انسان ہوگا تو میں نے اس فتوے میں لکھا کہ بکر نے بلا وجہ ایک مسلمان کو کافر کہا اس لیے وہ خود کافر ہو گیا۔ لیکن اس فتوے کے لکھنے کے بعد مجھے بتایا گیا کہ بکر ایک مفتی ہے۔ پھر مفتی صاحب کی تحریر بھی مجھے دکھائی گئی جس سے معلوم ہوا کہ ان بکر صاحب ہداہ اللہ کو شرح فقہ اکبر کے ایک جزئیہ سے اشتباہ ہوا جس کی بنا پر انھوں نے تکفیر کی۔ ایسی صورت میں بکر ہداہُ اللہ کافر یا گمراہ نہیں مگر خاطی ضرور ہیں انھیں اپنے فتوے سے رجوع لازم ہے اور جس جزئیہ سے انھوں نے استشہاد کیا وہ مولانا محمد الیاس زید مجدہم کے قول کے مطابق نہیں۔ بقیہ سوالوں کے جوابات لیجیے۔

کسی عالم یا دینی پیشوا کی آمد پر آنے سے پہلے اس کی آمد کا اعلان نظم میں ہو یا نثر میں ہو کوئی گناہ نہیں بلکہ بہ نیت حسن ثواب ہے یہ ایک اعزاز ہے اور عالم دین اور دینی پیشوا کا اعزاز باعث ثواب البتہ نعت میں جو ہے ابرار و اخیار کی آمد مرحبا اس کو سید ابرار اور سید اخیار سے بدل لینا چاہیے، اور یہ احتیاط کریں کہ مولانا محمد الیاس کے لیے سید ابرار یا سید اخیار کی آمد نہ استعمال کریں۔

مولانا محمد الیاس زید مجدہٗ نے جو یہ کہا کہ اگر کوئی کہے ہم خدا کے سوا کسی سے مدد نہیں مانگتے تو ہم اس سے بحث نہیں کریں گے بلکہ اتنی دیر میں سبحان اللہ کہہ کر جنت میں درخت لگاتے جائیں گے۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ خود قرآن کریم میں فرمایا گیا:

”وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔“[1]　　اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں والسلام۔

اس کی تفسیر میں خزائن العرفان میں ہے: یہ سلام متارکت ہے۔ یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں۔ تو اگر معلوم ہو کہ مخاطب جاہل، معاند ہے اس سے بحث نہ کرنا ہی عباد الرحمٰن کی شان ہے۔ وہابیوں کی خباثت، ضد اور ہٹ دھرمی کسے نہیں معلوم ایسی صورت میں ان سے بحث نہ کرنا اس آیۂ کریمہ کے مطابق ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اتنا کہہ، دیا جائے کہ تمھاری بات غلط ہے۔

اور امام صاحب نے مثال پیش کر کے جو کہا اس میں بھی کوئی حرج نہیں اس میں گنبد خضریٰ کی نہ تحقیر ہے نہ تذلیل اور نہ خلاف شرع بات ہے۔ اسی طرح ان کی گل پوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بھی باعث اجر و ثواب ہے اگر کسی مجمع سے مرید ہونے کی اپیل کی اور سارا مجمع مرید ہو گیا تو یہ کیا اعتراض کی بات ہے۔ میں نے خود بارہا حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے بڑے بڑے مجمعوں میں مرید ہونے کے لیے اعلان کیا اور

(۱) قرآن مجید، پارہ: ۱۹، سورۃ الفرقان، آیت: ۶۳.

ہزار ہا ہزار آدمیوں کو مرید کرایا اور دیگر بہت سے علمائے کرام نے ایسا کیا ہے۔ ان لوگوں نے اگر اپنی پہچان کے لیے لفظ مدینہ شعار بنالیا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

جنگ یرموک میں صحابۂ کرام نے یا محمداہ، وا محمداہ مقرر فرمایا تھا۔ البتہ بیت الخلا والی بات جو سائل نے لکھی ہے، یہ بالکل جھوٹ من گھڑت ہے۔ افترا اور بہتان باندھ کر سوال کرنا ڈبل جرم ہے۔ مسلمانوں پر افترا باندھنا اور مفتی کو دھوکا دینا حرام و گناہ۔ ہر سائل پر فرض ہے واقعہ کی صحیح تحقیق کر کے سوال لکھا کرے۔ اگر افترا و بہتان کا دروازہ کھول دیا گیا تو پھر امان اٹھ جائے گا۔ تجہیل و تفضیح کے لیے اگر سائل واقعات گڑھ سکتا ہے تو اس کا مقابل بھی گڑھ سکتا ہے، اس سے احتراز واجب ہے۔

میں نے جو فتویٰ دیا اگر اس کو صحیح نہ مانا جائے تو مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تفسیق یا تکفیر لازم آئے گی۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے عرض کیا۔

کشتی تمھیں پہ چھوڑی، لنگر اٹھا دیے ہیں ۔۔۔ آنے دو یا ڈبو دو، اب تو تمھاری جانب

اس شعر میں کشتی سے مراد ظاہر ہے کہ ہدایت یا نجات کی کشتی ہے۔ میں نے بیسیوں علمائے کرام سے پوچھا تو ان سب نے یہی بتایا۔ اس تقدیر پر لازم ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ گم راہی طلب کر رہے ہیں۔ اگر کشتی سے مراد ہدایت کی کشتی مراد لیں تو کشتی ڈبونے سے مراد ہوگا گمراہ کرنا اور اگر کشتی سے مراد نجات کی کشتی ہو تو کشتی ڈبونے کا مطلب ہوگا جہنم میں ڈالنا۔ اب یہ بعینہٖ وہی بات ہے جو مولانا محمد الیاس صاحب نے کہی ہے۔

اور اگر کشتی سے مراد گنگا، جمنا کی کشتی لو تو لازم کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ ڈوبنے پر راضی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنے آقاؤں سے کسی چیز کے طلب کا یہ ایک بہت عمدہ طریقہ ہے۔ مثال کے طور پر ایک مجرم کو یقین ہو گیا کہ میری سزا لازمی ہے تو حاکم سے کہتا ہے کہ آپ چاہیں تو سزا دیں، چاہیں تو معاف کر دیں۔ اس کا مطلب یہ کہاں ہوتا ہے کہ وہ سزا طلب کر رہا ہے۔ اسی طرح مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مذکورہ شعر میں اور مولانا محمد الیاس قادری زید مجدھم کے قول میں طلب نہیں بلکہ رضا بالقضا کا اظہار ہے اور یہ بندہ کے اعلیٰ مقامات میں سے ہے۔ میرے فتوے پر ہندوستان کے اکثر ان مفتیانِ کرام کی تصدیق ہو چکی ہے جو اہل سنت کے معتمد ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس سے پہلے والے استفتے کا جواب اسی کے ساتھ منسلک ہے۔ استفتا یہ ہے:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ......

زید نے تقریر میں کہا، اعلیٰ حضرت، حضرت والا درجت مولانا احمد رضا صاحب کی عقیدت میں کہا! میں نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنا معیار بنالیا ہے، اور ان کا دامن مضبوطی

سے پکڑ لیا ہے۔ اب ان کی مرضی ہے چاہیں جنت میں لے جائیں چاہے دوزخ میں ڈال دیں۔ معاذ اللہ عزو جل یہ بطور مبالغہ عرض کر رہا ہوں کہ میرے اعلیٰ حضرت مجھے جنت میں لے جائیں یا دوزخ میں لے جائیں میں تو آنکھیں بند کر کے چل پڑا ہوں، میں تو لکیر کا فقیر ہوں اور یہ یقین ہے کہ میرے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے جنت میں ایسی جگہ پہنچائیں گے جہاں سے چھپ چھپ کر اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کروں گا۔

بکر نے زید کی یہ باتیں سن کر کہا کہ زید کافر ہو گیا۔ اپنے مذہبی رہنما کے بارے میں زید کے مندرجہ بالا جذبات کا شرعاً کیا حکم ہے؟ جواب مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں۔

الجواب

زید کا یہ قول "مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے بارے میں" درست اور حق ہے۔ انتہائی نیاز مندی اور غایت اطاعت شعاری کے اظہار کے لیے اس قسم کا جملہ شائع اور ذائع ہے۔ خود مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے کلام میں موجود ہے۔

آنے دو یا ڈبو دو، اب تو تمھاری جانب | کشتی تمھیں پہ چھوڑی، لنگر اٹھا دیے ہیں

اور شجرۂ مبارکہ فارسیہ میں عرض کرتے ہیں۔

بندہ ام والا مرا مر کن آنچہ دانی کن بمن | من نمی گویم مرا بگذار یا امداد کن

یہاں ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کشتی ڈبونے پر راضی ہیں، یا سرکار امداد نہ فرمائیں، چھوڑ دیں اس پر راضی ہیں۔ بلکہ اپنے آقا کے ساتھ عقیدت، نیاز مندی، اطاعت شعاری ظاہر کرنے کے لیے ایسا عرض فرمایا۔ اعتماد ہے کہ ہمارے آقا ایسے رحیم، کریم، رحمت تمام ہیں کہ ہماری کشتی ڈوبنے نہیں دیں گے، کشتی پار لگائیں گے، ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑیں گے، ہماری ضرور مدد فرمائیں گے۔

اسی طرح زید نے بھی اپنی انتہائی نیاز مندی، اطاعت شعاری، عقیدت ظاہر کرنے کے لیے اور اعلیٰ حضرت کی رضا پر راضی رہنے کو ظاہر کرنے کے لیے جملۂ مذکورہ کو کہا ہے، اس لیے زید پر کوئی الزام نہیں بلکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زید کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے بے پناہ عقیدت ہے، نیاز مندی ہے اور بعد میں جو کہا، "معاذ اللہ عزوجل" میں یہ بطور مبالغہ عرض کر رہا ہوں الخ۔" یہ استدراک ہے اور اس قسم کا استدراک خود اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے کلام میں موجود ہے۔

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے | گر ان کی رسائی ہے، لو جب تو بن آئی ہے

اس شعر سے شک ظاہر ہو رہا ہے کہ جس کا استدراک مقطع میں فرمایا ۔

مطلع میں یہ کیا شک تھا، واللہ رضا واللہ | صرف ان کی رسائی ہے، صرف ان کی رسائی ہے

اب بکر سے پوچھیے کہ اعلیٰ حضرت کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مخاطب پر اعتماد کی بنا پر اسے اختیار دیا جاتا ہے کہ مخاطب وہی کرے گا جو درست ہے۔

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلاۃ والتسلیم کی عرض سورۂ مائدہ کے اخیر میں مذکور ہے:

"اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔"[1]　　اگر تو انھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیم نے مومنین اور کافرین، نصاریٰ سب کے بارے میں عرض کی۔ انھیں یقین تھا کہ مومنین کو بخشے گا اور کافروں پر عذاب کرے گا۔ اسی طرح اللہ عزوجل نے حضرت ذوالقرنین علیٰ نبینا علیہ الصلاۃ والتسلیم سے فرمایا:

"اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا۔"[2]　　یا تو تو انھیں سزا دے یا ان کے ساتھ بھلائی اختیار کرے۔

اللہ عزوجل کو معلوم تھا کہ حضرت ذوالقرنین ان میں سے جو ایمان نہیں لائیں گے، انھیں قتل کریں گے اور جو ایمان لائیں گے ان پر نوازش کریں گے۔

اسی طرح زید کو اپنی نیاز مندی کی بنا پر یہ اعتماد ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ اپنے غلاموں کو جنت ہی میں لے جائیں گے اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ غلام آپ کی رضا پر راضی ہے مذکورہ بالا جملہ کہا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ یہ جملہ صحیح ہے، کفر تو بڑی چیز ہے، اس میں کوئی خطا بھی نہیں۔

بکر جس نے زید کو کافر کہا، خود کافر ہو گیا۔ حدیث میں ہے: "فقد باء بها احدهما"[3]۔

درِ مختار میں ہے:

"عزر الشاتم بيا كافر و هل يكفر إن اعتقد المسلم كافراً نعم، وإلا، لا."[4]　　جو کسی مسلمان کو یا کافر کہے، اس کو سزا دی جائے گی۔ وہ کافر ہو گا یا نہیں۔ اگر اس نے مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے کہا تو کافر ہو گیا

(۱) قرآن مجید، پارہ: ۷، سورة المائدة ، آیت: ۱۱۸.
(۲) قرآن مجید، پارہ: ۱۶، سورہ کہف ، آیت: ۸۶.
(۳) مسلم شریف، ص:۵۷، ج:۱، کتاب الایمان ، باب بيان حال من قال لأخيه المسلم ياكافر: فاروقيه.
(۴) در مختار، ص:۱۱۶، ج:۶، کتاب الحدود، باب التعزير، دارالکتب العلميه لبنان.

اور یہاں ظاہر ہے کہ بکر نے زید کو بطور سب وشتم کافر نہیں کہا ہے، بلکہ کافر اعتقاد کر کے کافر کہا ہے۔ اس لیے بکر خود کافر ہو گیا۔ اس کے تمام اعمالِ حسنہ اکارت ہو گئے۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کی بیعت پیر سے فسخ ہو گئی۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر اس سے توبہ کرے، زید سے معافی مانگے، تجدیدِ ایمان کرے بیوی رکھتا ہو تو تجدیدِ نکاح کرے اور کسی سلسلہ میں داخل رہنا چاہتا ہے تو کسی پیر جامع شرائط سے مرید ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۵، ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ - محمد شریف الحق امجدی

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینا چاہیے یا نہیں؟ فیضانِ سنت میں منقول چند خواب۔ جہاں تک ہو سکے دعوتِ اسلامی کے فروغ و ترقی کی کوشش کی جائے۔

مسئولہ: شیخ محمد ولد شیخ حاجی بہرام محلہ گولی پورہ، آکولہ مہاراشٹر پن: ۴۴۴۰۰۱، ۲۱، ستمبر ۱۹۹۹ء

مسئلہ- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ دعوت اسلامی نام کی ایک تحریک جو چلی ہے اور سنی نوجوانوں میں نماز وغیرہ کی تبلیغ کر رہی ہے جس کے امیر مولانا محمد الیاس قادری رضوی ہیں تو اس تحریک کا ساتھ دینا چاہیے اور ان کے ساتھ مل جل کر دین و سنیت کا کام کرنا چاہیے یا نہیں؟ نیز ان کی کتاب "فیضانِ سنت" اس کا درس مسجدوں اور گھروں میں دینا چاہیے یا نہیں؟

کچھ حضرات منع کرتے ہیں ہم لوگ خدا کے فضل اور اس کے حبیب پاک ﷺ کے کرم سے سنی ہیں کسی وہابی دیوبندی اور دوسرے باطل فرقوں کو نہ تو مسجد میں آنے دیتے ہیں اور نہ ان کے وعظ و تقریر میں جاتے ہیں۔

دعوت اسلامی تحریک میرے محلہ میں جب سے آئی ہے تو بفضلہ تعالیٰ نمازیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا ہے اس سے پہلے ہمارے محلہ میں بے عملی اور نماز سے غفلت ضرور تھی مگر ایک دل میں ہیجان اور پریشان کرنے والی بات یہ ہے کہ فیضان سنت میں ص: ۳۰/ پر بارگاہِ رسالت میں فیضان سنت کی مقبولیت کے عنوان سے ایک خواب کا ذکر ہے اور اسی طرح تعارف فیضان سنت کے مصنف کے عنوان میں ص: ۲۷ پر اہل اجتماع کی مغفرت ہو گئی اور یہ بھی خواب کا بیان ہے اسی طرح ص: ۳۱ پر ایک یمنی بزرگ کا مدنی انکشاف، جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضور ﷺ یمنی بزرگ کو لے کر خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے اور وہاں مولانا الیاس قادری موجود تھے جن کی طرف حضور نے اشارہ فرمایا، تو آیا ان خوابوں کا بیان اس میں کرنا اور اس کو صحیح ماننا چاہیے یا غلط ماننا چاہیے اور کہاں تک اس پر یقین رکھنا چاہیے؟ کچھ لوگ

کہتے ہیں کہ یہ سب جھوٹی بات ہے۔ نیز اگر کوئی اس خواب کو جھوٹا کہے اور فیضانِ سنت کے درس سے منع کرے نیز دعوت اسلامی تحریک سے وابستگی کو رد کرے اور کہے کہ یہ بھی ایک فرقہ ہے تو ہم نوجوانانِ اہل سنت کیا کریں۔ ہمارے محلہ میں تقریباً ۶۵؍ ہزار مسلمانوں کی آبادی ہے اور سبھی سنی ہیں غوث و خواجہ و رضا کے ماننے والے اور مسلک اعلیٰ حضرت کے ہم نوا ہیں مگر اس وقت کشمکش میں ہیں کیا کریں آپ جیسا حکم فرمائیں اس پر عمل کیا جائے۔ ہم اس تحریک کا ساتھ دے کر لوگوں کو بے راہ روی سے ہٹا کر نمازی بنائیں یا ساتھ نہ دیں کنارہ کشی کر لیں۔ شریعت کی روشنی میں جو حکم ہو صادر فرمائیں، کرم ہوگا۔ بینوا توجروا۔

الجواب

دعوت اسلامی خالص سنی جماعت صحیح العقیدہ لوگوں کی جماعت ہے۔ اس جماعت کے بانی جناب مولانا محمد الیاس صاحب مد ظلہ العالی سے میں بارہا مل چکا ہوں۔ وہ انتہائی خوش عقیدہ سنی مسلک اعلیٰ حضرت کے سختی سے پابند انسان ہیں۔ وہ اپنے مخصوص طریقے سے اجتماعات کے ذریعہ مسلک اعلیٰ حضرت ہی کی ترویج و اشاعت کرتے ہیں۔ اس لیے تمام سنی مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی جماعت میں شریک ہوں۔ اس کا تعاون کریں، اس کے پروگرام پر عمل کریں۔ جو لوگ اس جماعت پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور اس جماعت سے لوگوں کو الگ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔ کچھ لوگ غلط فہمی کے شکار ہیں۔ اور کچھ لوگ ذاتی منفعت و عناد کی وجہ سے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی باتوں پر دھیان نہیں دینا چاہیے۔ "فیضانِ سنت" کتاب میں نے پوری پڑھی نہیں۔ کثرتِ کار اور ضعفِ بصارت کی وجہ سے معذور ہوں۔ لیکن حضرت مولانا محمد الیاس صاحب مد ظلہ العالی کے طریقۂ کار اور ان کی روش سے مجھے یہ اندازہ ہے کہ اس میں کوئی خلافِ شرع بات نہیں ہوگی۔ دعوتِ اسلامی کے بہت سے مخاندین ہیں۔ دعوتِ اسلامی پر کئی ایک مہمل اعتراضات کیے لیکن اب تک کسی نے فیضانِ سنت کی کوئی ایسی بات نہیں پیش کی جو اہل سنت کے عقائد یا علمائے اہل سنت کے ارشادات کے خلاف ہو۔ اگر ہوتی تو یہ لوگ چھپائے نہیں رکھتے۔ بلکہ ہمارے بعض معتمد علمائے اہل سنت نے اس کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ مثلاً حضرت مولانا عبد المبین صاحب نعمانی ناظمِ اعلیٰ دار العلوم قادریہ چریاکوٹ۔ اگر کوئی بات اس میں غلط ہوتی تو یقیناً ضرور اس کی نشان دہی کرتے اور مجھے ضرور مطلع کرتے، جیسا کہ ان کی عادتِ کریمہ ہے۔ اس لیے آپ لوگ فیضانِ سنت کا درس ضرور دیا کریں۔ رہ گئے، آپ نے جو چند خوابوں کو ذکر کیا ہے ان کے غلط ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ حدیث میں ہے:

"ما بقي من النبوة إلا المبشرات قالوا ما المبشرات يا رسول الله قال الرويا الصالحة يراها الرجل المسلم أو ترى له."(۱)

نبوت سے صرف بشارت دینے والی باتیں باقی ہیں، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بشارت دینے والی باتیں کیا ہیں؟ فرمایا اچھا خواب جو مومن خود دیکھے، یا مومن کے حق میں دوسرا کوئی دیکھے۔

آپ اسلام کی تاریخ اٹھا کر دیکھیے، اسلافِ کرام کے بارے میں کیسے کیسے خواب منقول ہیں، کیا وہ سب جھوٹے ہیں؟ کیا اب کوئی خادمِ دین مقبولِ بارگاہ نہیں ہو سکتا۔ مقبولِ بارگاہ ہونے کا دروازہ بند ہے؟ مولانا محمد الیاس صاحب اس زمانے میں فی سبیل اللہ بغیر مشاہرے اور نذرانے کی طمع کے خالص اللہ عزوجل کے لیے اور اس کے حبیب ﷺ کی رضا جوئی کے لیے اتنا عظیم الشان عالم گیر پیمانے پر کام کر رہے ہیں، جس کے نتیجے میں لاکھوں بد عقیدہ سنی صحیح العقیدہ ہو گئے۔ اور لاکھوں شریعت سے بیزار افراد شریعت کے پابند ہو گئے۔ بڑے بڑے لکھ پتی کروڑ پتی گریجویٹ نے داڑھیاں رکھیں، عمامہ باندھنے لگے۔ پانچوں وقت با جماعت نمازیں پڑھنے لگے اور دینی باتوں سے دل چسپی لینے لگے۔ دوسرے لوگوں میں دینی جذبہ پیدا کرنے لگے۔ کیا یہ کارنامہ اس لائق نہیں کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قبول ہو۔ اصولی طور پر دو باتیں ذہن نشین کر لیجیے۔ کسی کے بارے میں اچھے خواب دیکھنے کا دروازہ بند نہیں۔ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ہر مسلمان کے ساتھ حسن ظن رکھنا واجب ہے۔ حدیث شریف میں بدگمانی سے منع فرمایا گیا ہے، ارشاد ہے:

"إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث."(۲)

بدگمانی سے بچو، بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔

جب ایک دین دار یا پابند شرع مسلمان ایک بات کہتا ہے اور اس کا جھوٹا ہونا ثابت نہ ہو تو اسے جھٹلانے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی، اس لیے جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ اور کسی مسلمان کی طرف کسی گناہ کی نسبت بلا ثبوت خود گناہ ہے۔ احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

"لا يجوز نسبة الكبيرة إلى مسلم من غير دليل."(۳)

کسی مسلمان کی طرف بلا دلیل گناہِ کبیرہ کی نسبت کرنا جائز نہیں۔

اس لیے جب کچھ دین دار، خدا ترس، پابند شرع آدمی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے یہ خواب دیکھا ہے تو بلا

---

(۱) مشکوٰۃ سریف، ص:۳۹٤، مجلس برکات، اشرفیہ

(۲) ابو داؤد شریف، ج:۲، ص:۶۷۳، باب في الظن، أصح المطابع

(۳) احیاء العلوم بحوالہ شرح فقہ اکبر، ص:۸۷

دلیل اس کو جھوٹ کہنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے۔ آخر ان خواب میں کون سی ایسی بات ہے جو شریعت کے خلاف ہے، ان خوابوں کو جھوٹا کہنے والے شریعت کی اہمیت کو نہیں جانتے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"من تمسك بسنتي عند فساد أمتي فله أجر مائة شهيد."(1) میری امت کے بگڑنے کے وقت جو سنت کا پابند ہوگا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

جب امت کے بگڑنے کے وقت سنت کی پابندی کرنے والے کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے تو جو بندۂ خدا سنت کا پابند ہوتے ہوئے کروڑوں انسانوں کو ایک نہیں اکثر سنتوں کا پابند بنادے اس کا اجر کتنا ہوگا، اس کا اندازہ آپ لگائیں۔ ایسے شخص کے بارے میں اگر کچھ لوگ اچھے اچھے خواب دیکھتے ہیں تو اس میں کون سی تعجب کی بات ہے کہ اسے جھوٹا کہا جائے۔ بہر حال، ان خوابوں کو اس کی دلیل بنانا کہ کتاب فیضان سنت غیر معتبر ہے، دین سے ناواقفی کی بنا پر ہے۔ ان کو سمجھایا جائے اور بتایا جائے اور خود جہاں تک ہو سکے دعوتِ اسلامی کے فروغ اور ترقی کی کوشش کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۹؍ جمادی الآخرہ ۱۴۲۰ھ

فیضان سنت میں بہت سے خواب ذکر کیے گئے ہیں، کیا خوابوں پر اعتماد کریں؟

مسئولہ: حافظ عبد الغفور، ندرمی مسجد، راجوری کالری، ایوت محل، مہاراشٹر۔ ۱۸؍ ذو قعدہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ۔ مولانا الیاس قادری نے جو کتاب فیضان سنت کے نام سے شائع کی ہے اس میں شروع سے لے کر آخر تک تقریباً آدھی کتاب خوابوں سے تعبیر کی گئی اور جس کو خواب نظر آرہا ہے ان کا نام و پتہ نہیں، بس اتنا ہے کہ ایک گاؤں میں فلاں بزرگ کو یہ خواب نظر آیا۔ انھوں نے کہا وغیرہ وغیرہ۔ عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خوابوں کی باتوں پر اعتماد کریں یا نہیں؟

الجواب

خواب شرعاً معتبر ہے وہ بھی مسلمانوں کا حدیث میں ہے:

"لم يبق من النبوة إلا المبشرات قالوا. ما المبشرات قال: الرؤيا الصالحة. رواه البخاري عن أبي هريرة رضى الله عنه. و زاد مالك برواية عطاء بن يسار يراها الرجل المسلم أو ترى له"(2)

نبوت سے صرف مبشرات باقی ہیں لوگوں نے پوچھا مبشرات کیا ہیں فرمایا اچھے خواب جسے کوئی مسلمان دیکھے یا مسلمان کے لیے دیکھا جائے۔

---

(۱) مشکوۃ شریف، ص:۳۰، مجلس برکات، اشرفیہ

(۲) مشکوۃ شریف، ص:۳۹٤، مجلس برکات، اشرفیہ، مبارک پور

توجب شرعاً بحکم حدیث مسلمان کا خواب معتبر ہے تو کسی مسلمان کو جھوٹا کہنا اپنی عاقبت خراب کرنا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا دعوت اسلامی والے رد وہابیہ کے خلاف ہیں؟

مسئولہ: محمد نبیہ قصاب، نزد کھگالال، بروزمل، شاہ جہان پور، (یو۔پی۔)-۲۵ر ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

مسئلہ- دعوت اسلامی جماعت والے زد وہابیہ کے خلاف ہیں ان کا یہ عمل سنیت کے حق میں ہے یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

دعوت اسلامی پر یہ بہتان ہے کہ وہ رد وہابیہ کے خلاف ہیں میں نے خود ان کے جلسوں میں جاکر رد وہابیہ کیا ہے رد وہابیہ کے لیے جن معلومات کی حاجت ہے ان کے نہ ہونے کی وجہ سے رد وہابیہ نہ کرنا جرم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امیر اہلسنّت اور آپ کی خدمات پر 1163 جید علماء کرام کے تأثرات

حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی

(رئیس مرکزی دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور، ہند)

دعوتِ اسلامی خالص سنی جماعت صحیح العقیدہ لوگوں کی جماعت ہے، اس جماعت کے **بانی جناب مولانا محمد الیاس صاحب** مدظلہ العالی سے میں بار ہا مل چکا ہوں، وہ انتہائی خوش عقیدہ سنی، مسلک اعلیٰ حضرت کے سختی سے پابند انسان ہیں اور وہ اپنے مخصوص طریقے سے اجتماعات کے ذریعہ **مسلکِ اعلیٰ حضرت** ہی کی ترویج واشاعت کرتے ہیں، اس لیے تمام سنی مسلمانوں کو چاہیے کہ اس جماعت میں شریک ہوں، اس سے تعاون کریں اس کے پروگرام پر عمل کریں جولوگ اس جماعت پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور اس جماعت سے لوگوں کو الگ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ خطا پر ہیں کچھ لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں، اور کچھ لوگ ذاتی منفعت و مفاد کی وجہ سے اس کی مخالفت کرتے ہیں، ان لوگوں کی

باتوں پر دھیان نہیں چاہیے۔

مولانا محمد الیاس صاحب اس زمانے میں فی سبیل اللہ بغیر مشاہرے اور نذرانے کی طرف طمع کے خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا جوئی کے لئے اتنا عظیم الشان کام عالمگیر پیمانے پر کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں بدعقیدہ، صحیح العقیدہ سنّی ہو گئے اور لاکھوں شریعت سے بیزار افراد شریعت کے پابند ہو گئے۔ بڑے بڑے لکھ پتی، کروڑ پتی گریجویٹ نے داڑھیاں رکھیں، عمامہ باندھنے، پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرنے اور دینی باتوں میں دلچسپی لینے لگے۔ کیا یہ کارنامہ اس لائق نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو۔ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: " من تمسك بسنّتي عند فساد امّتي فله اجر مائة شهيد " (مشکوۃ ص ۳۸ حدیث ۱۷۶ المکتب الاسلامی بیروت) یعنی میری امت کے بگڑنے کے وقت جو میری سنّت کا پابند ہوگا اس کو سَو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ جب امت کے بگڑنے کے وقت سنّت کی پابندی کرنے والے کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے تو جو بندۂ خدا سنّت کا پابند ہوتے ہوئے کروڑوں انسانوں کو ایک نہیں اکثر سنّتوں کا پابند بنا دے اس کا اجر کتنا ہوگا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی علمائے اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی

(مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ مرکز الاولیاء لاہور)

دین کا درد رکھنے والی شخصیات میں سے ایک مولانا الیاس قادری بھی ہیں، فقیر نے خود ان سے ملاقات کی ہے انہیں بے حد متواضع، باعمل، عوام کا درد رکھنے والا، علمائے کرام کی تعظیم کرنے والا اور مذہب اسلام کی تعمیر و ترقی کے سلسلے میں بے حد مخلص پایا۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) کی ترویج اور عوام الناس کی اصلاح کے سلسلے میں آپ کی

محنت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ آپ کی تحریک سے وابستہ نوجوانوں کا سنّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ میں ڈھلا ہوا سانچہ خود پکار پکار کر مولانا (الیاس قادری) کے اخلاص و استقامت و محنت جد وجہدِ مسلسل کی خبر دے رہا ہے۔ بلا مبالغہ آپ اہلسنّت و جماعت کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی علمائے اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمّد

ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا ارشد القادری علیہ رحمۃ اللہ القوی

یہ حقیقت ہے ایک مولانا محمد الیاس قادری (دامت برکاتہم العالیہ) نے پوری دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی علمائے اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمّد

حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی علیہ رحمۃ اللہ القوی

(بہاول پور)

فقیر، مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری رضوی مدظلہ کے متعلق کیا لکھے؟ الحمدللہ! آپ کئی صفات کے حامل ہیں، سب سے بڑھ کر یہ کہ عشقِ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ان کے دل میں رچا ہوا ہے اور اعلیٰ حضرت سیدی شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی سچی عقیدت و محبت سے سرشار ہیں۔ تبلیغ کا کام جو انہوں نے تھوڑے عرصے میں سرانجام دیا ہے یہ ان پر اللہ کا عظیم احسان ہے۔

ایک اور موقع پر کچھ اس طرح سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے بارے میں فرمایا: الحمدللہ تمام

حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی علیہ رحمۃ اللہ القوی

(بہاول پور)

فقیر، مولانا ابوبلال محمد الیاس قادری رضوی مدظلہ کے متعلق کیا لکھے؟ الحمدللہ! آپ کئی صفات کے حامل ہیں، سب سے بڑھ کر یہ کہ عشقِ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ان کے دل میں رچا ہوا ہے اور اعلیٰ حضرت سیدی شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی سچی عقیدت و محبت سے سرشار ہیں۔ تبلیغ کا کام جو انہوں نے تھوڑے عرصے میں سرانجام دیا ہے یہ ان پر اللہ کا عظیم احسان ہے۔

ایک اور موقع پر کچھ اس طرح سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے بارے میں فرمایا: الحمدللہ تمام

ملکوں میں پھیلی ہوئی اور بالخصوص اپنے ملک میں اکثر جگہ پر محیط ہے اور نوجوانوں، بچوں، بوڑھوں اور تمام پر اچھا اثر ہے اللہ کی مہربانی ان پر ہوئی تو ایسی برکات اللہ نے ان پر پیدا فرمائیں کہ یہ بھی ہمہ گیر ہو گئے ہیں اور جو سابقہ علمائے کرام دین کے خدام معروف و مشہور تھے ان کی صف میں یہ بھی شامل ہو چکے ہیں الحمدللہ، باقی جوان کے کارکن مخلص ہیں دین کا کام کر رہے ہیں۔ فقیر کی دعا ہے کہ اللہ اس مردِ مؤمن کی عمر دراز فرمائے اور جو عزائم رکھتے ہیں اس میں کامیاب و کامران ہوں۔ آمین

اللہ عزوجل کی علمائے اہلسنت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق رضوی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

(مہتمم مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال، حال مقیم برطانیہ)

قرآن و سنت کی عالمگیر تحریک کے بانی امیر دعوتِ اسلامی، حامی سنت، ماحی بدعت، نمونۂ اسلاف، فیض غوث و رضا، عالم باعمل، عاشقِ رسول مقبول حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی مدظلہ العالی کا وجود، تمام اہل اسلام بالخصوص اہلِ سنت و جماعت کے لیے انعام الٰہی ہے اور قطبِ مدینہ، شیخ العرب والعجم کے ذریعے سے مجسم فیضانِ مدینہ ہیں، تعلیم و امارت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں، ان گنت صلاحیتوں کا حامل بنایا ہے، زہد و تقویٰ، مجاہدہ و ریاضت میں یادگارِ اسلاف ہیں، اتباعِ سنت کی پابندی، عشقِ صادق کی علامت ہے، ذکر و اذکار کی کیفیت جنون کی حد تک ہے۔

اہل سنت و جماعت کو حبِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے سرشار کر کے صلوۃ و سنت، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پاسداری کا خوگر بنانے کے لیے انتہائی خوبصورتی کے ساتھ، محبت و الفت کے ماحول میں ایک مذہبی پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی خداداد صلاحیت مثالی ہے۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند

اکابرین اہل سنت کا اس کام کے لیے آپ کی ذات کو منتخب کرنا، منشاء ایزدی کا فیصلہ تھا، اسی لیے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسولِ پاک صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی رحمت سے آپ کی شب و روز کی محنت شاقہ نے بہت جلد رنگ دکھایا کہ سالہا سال میں ہونے والا کام قلیل مدت میں مکمل ہوا، تمام بزرگانِ دین سے محبت، بالخصوص غوثِ پاک رضی اللہ تعالی عنہ سے اور امام اہل سنت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز سے والہانہ عقیدت نے آپ کو معاصرین میں یگانہ اور فرزانہ بنادیا۔

آپ نے ذمہ داری کا کمال احساس فرماتے ہوئے کثرتِ مطالعہ، بحث و تمحیص اور اکابر علماء کرام سے تحقیق و تدقیق کے ذریعہ سے مسائل شرعیہ پر عبور حاصل کرلیا ہے۔ امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتب کا مطالعہ، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے علمی فیضان کا ذریعہ ہے، ان کے مسلک پر تصلب، شریعت مطہرہ کی پابندی، روحانی عروج کا سبب ہے۔

اس مسائلِ دینیہ کے حل پر آپ کی دسترس اور ملکہ و صلاحیت کو علمِ لدنی کہا جاسکتا ہے۔ حج و عمرہ کے مسائل پر آپ کی تحریر کردہ کتاب ''رفیق الحرمین' اور رفیق المعتمرین'' فقہ میں آپ کی تحقیق و تدقیق کی غماز ہیں، اصلاح و تربیت کے لیے قولِ حسن اور مثالی صلاحیت پر ''فیضانِ سنت'' شاہد عادل ہے، علمِ دین سے غایت درجہ کا شغف، باعمل علمائے کرام کے احترام اور مدارس دینیہ سے لگاؤ کا موجب ہے۔

علمائے کرام کی دست بوسی ہی نہیں، قدم بوسی کو فخر سمجھتے ہیں، مریدین اور احباب کو علمِ دین کے حصول کی ترغیب دیتے ہیں، متعدد مریدین، جید علماء بن چکے ہیں، جگہ جگہ ''فیضانِ مدینہ'' کے نام سے مدارس قائم کروائے ہیں، جن میں نونہالانِ قوم کی تربیت، فرمانِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے مطابق حبِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اور حبِ اہل بیت کرام کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے والہانہ محبت، قابلِ تقلید ہے۔ مدینہ شریف میں زمین پر بچھے ہوئے فولادی ڈھکنوں پر المدینہ لکھا ہوتا ہے، میں نے خود انہیں جھک کر چومتے ہوئے دیکھا ہے، سرزمین مدینہ شریف کا دوزانو بیٹھ کر عقیدت و احترام سے بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے۔

تحریر اور گفتگو میں مکہ و مدینہ کا تکرار، نقشِ نعلین سے عقیدت و محبت، جشنِ ولادت پر تمام تر مسرتوں کا اظہار، آپ کے عشقِ صادق کے دلائل ہیں، روز بروز ترقی قبولیت کی علامت ہے، سنتوں پر عمل کرنا اور کرانا آپ کی پہچان بن چکا ہے، حتی کہ سنت کے مطابق اندازِ گفتگو، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کے فیضِ کرم سے انقلابی تاثیر کا حامل ہے، جس کا مشاہدہ دن رات مسلمانوں میں بالخصوص نوجوان نسل میں شریعتِ مطہرہ کی پابندی سے ظاہر ہو رہا ہے گانوں کی بجائے زبانوں پر صلوۃ و سلام اور نعت کے ترانے ہیں، چہرہ پر سنتِ مبارکہ اور سر پر عمامہ کا تاج ہے، خواتین میں شرم حیاء اور پردہ کا رجحان ہے، نعت اور نظم میں جو کچھ فرماتے ہیں، آپ کے عملِ صادق کا عکس ہے۔

اللہ تعالی نظرِ بد اور شرِ حاسد سے محفوظ فرمائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ اہل سنت و جماعت کی بھلائی کے لیے عمرِ خضر عطا فرمائے۔ آمین

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی علمائے اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلى اللهُ تعالى على مُحمّد

﴿۷﴾ حضرت فضیلت الشیخ رجب مدظلہ العالی

(ملک شام)

(**ترجمہ**) ابھی مجھ سے ایک سوال کیا گیا ہے کہ آپ نے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کے اجتماع میں شرکت فرمائی تو آپ نے اس کو کیسا پایا؟

میں یہ کہتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے میں نے آج تک اتنے ممالک دیکھے ہیں ان میں کسی بھی ملک میں علم دین کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی، اتنی بڑی مجلس، اتنی بڑی محفل، اتنا بڑا اجتماع نہیں دیکھا سوائے میدانِ عرفات کے۔ اس قدر عظیم اجتماع کا انعقاد اس بات کی دلیل ہے کہ امیر اہلسنّت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرب ترین بندوں میں سے ہیں۔ مزید فرمایا: اگر کوئی بہت بڑا بادشاہ کسی ملک کا یا کوئی بہت بڑا آدمی بھی یہ کوشش کرے کہ اتنے لوگوں کو جمع کرے

اتنے لوگوں کو جمع کرنا تو بہت بڑی بات ہے اس کا ایک جزو بھی جمع نہیں کر سکتا۔ لیکن دلوں کے بادشاہ (یعنی امیر اہلسنت) جو دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں انہوں نے اتنا بڑا اجتماع کیا اور اتنے لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی باتیں سکھانے کے لیے ایک جگہ پر جمع کر لیا۔'' مزید فرمارہے ہیں کہ میں جب امیر اہلسنّت کا نام لیتا ہوں تو میں کوئی میٹھی چیز کھانے سے زیادہ لذت محسوس کرتا ہوں۔ کھانے اور اچھی چیزوں کی لذت تو صرف زبان تک محسوس ہوتی ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندوں کی محبت دلوں میں محسوس ہوتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی علمائے اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو